نتیجہ فکر: مولانا رضوان احمد جاذب

ڈھونڈتی ہے شامِ غم اُس علم کے مہتاب کو
یاد کرتا ہے چمن اس غنچۂ سیراب کو
رونقِ محفل بھی اور جانِ اہلِ دل بھی تھا
اِس لئے آتا رہے گا یاد سب احباب کو
اب تلک کانوں میں جس کے زمزموں کی گونج ہے
ڈھونڈتی ہے ہر نظر اُس بُلبلِ شاداب کو
شخصیت میں رعب تھا اور دل میں شفقت کا دُھنی
اپنے بچوں کی طرح پیار تھا سب طلّاب کو
کل تلک روشن تھیں آنکھیں جس کی جھلمل سے تمام
کیسے کہہ دیں کھوچکے ہم اُس گوہرِ نایاب کو
فکر عالی تھی تری اور ذہن تعمیری تھا
تیری فرقت کر گئی حیراں اولواالالباب کو
تو سراپا یادگارِ بزرگانِ دین تھا
خوں رُلاتی ہے کمی تیری ترے اصحاب کو
نظرِ بنوری نے صحبت نے حبیب اللہ کی
تجھ کو پرکھا اور نکھارا ترے آداب کو
تو رفیقِ احمدالرحمٰن تھا اُن سے جاملا
یوں مقدر نے بنایا بحر جوئے آب کو
تھا مُشاورِ عبدالرزاق وسفر میں ہمرکاب
کون روکے ان کی آنکھوں سے رواں خوناب کو
جامعہ بنوری ٹاؤن تجھ پہ نازاں کیوں نہ ہو

تو نے تعبیری نشاں بخشا ہے اس کے خواب کو
مثلِ اپنے نام کے تو تھا عطاء رحمٰن کی
تجھ پہ سجنے کے لئے ہے بے کلی القاب کو

انجمن سے دفعۃً اوجھل ہوا کچھ اس طرح
انتظار اب بھی تیرا علم کے ارباب کو
سایۂ رحم خدا ہو خُلد میں تیرا مکاں
اُڑ کے پائے تو عطاء اُس منزلِ بے تاب کو

دعویٰ جاذب ہے بھولیں گے نہ شیدائی ترے
قابلِ تقلید تیری زندگی کے باب کو